

10۔ ملکی پرندے اور دوسرے جانور

شفیق الرحمان

(۱۹۲۰ء۔۔۔۔۔۲۰۰۰ء)

ابتدائی حالات:

اردو کے ممتاز افسانہ نگار اور مزاح نگار شفیق الرحمان ۱۹۲۰ء میں ضلع جالندھر میں "کھانور" کے مقام پر پیدا ہوئے۔ انھوں نے ۱۹۴۲ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل لاہور سکول سے ایم بی بی ایس کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ اپنی قابلیت اور میڈیکل کے امتحان میں نمایاں پوزیشن کی وجہ سے ایک سال کے اندر ہی انھیں فوج میں انڈین آرمی میڈیکل سروس میں لے لیا گیا۔ پاکستان بن گیا تو وہ پاکستان آرمی کا حصہ بن گئے اور میجر جنرل کے عہدے تک ترقی کرنے کے بعد ریٹائر ہوئے۔ ۱۹۸۰ء میں ان کا تقرر اکادمی ادبیات پاکستان کے چیئرمین کی حیثیت سے ہو گیا، جہاں انھوں نے چھ سال یعنی ۱۹۸۶ء تک علمی و ادبی خدمات انجام دیں۔

اسلوب نگارش: شفیق الرحمان کے مزاح کا انداز بہت ہلکا پھلکا اور نہایت شائستہ ہے۔ اُن کے وہاں نہ تو الفاظ کی بازیگری سے مزاح پیدا کرنے کی کوشش نظر آتی ہے اور نہ ہی محض مزاح پیدا کرنے کی غرض سے ایک باوقار مقام سے نیچے اترنے کا رجحان ملتا ہے۔ ان کی تحریریں حس مزاح رکھنے اور مزاح کے تقاضوں کو سمجھنے والوں میں بہت مقبول ہوئیں۔

تصانیف: ۱۹۴۲ء میں آپ کے افسانوں کا پہلا مجموعہ "کرنیں" شائع ہوا۔ آپ کے دیگر مجموعوں میں "ٹھکونے"، "درد جزر"، "حماقتیں"، "مزید حماقتیں" اور "دجلہ" وغیرہ زیادہ مشہور ہوئے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آلاپ	گانا	بد نما	بد شکل
جسم	جسامت	حفظانِ صحت	صحت کی حفاظت
خوش گو	اجنبی آواز والا	رقابت	دشمنی جو ہمسری یا ہم پیشہ ہونے کی وجہ سے ہو
شیدوں	روتادھونا	قانع	تھوڑی چیز پر خوش رہنے والا
ٹھل	تالا		

سبق کا خلاصہ

اس سبق میں مصنف شفیق الرحمان نے بڑے دلچسپ اور مزاحیہ انداز میں پرندوں اور جانوروں کو تمثیل بنا کر انسانوں پر طنز کیا ہے۔ ان کا اصل مقصد یہ بتانا تھا کہ بہت سے انسان پرندوں اور جانوروں میں مماثلت رکھتے ہیں۔ ان کی تحریر میں لفظی مزاح ہے۔ لفظوں کے الٹ پھیر سے وہ قاری کے لیے ہنسنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

کوئے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اسے مذکر بولا جاتا ہے۔ جو صبح سویرے انسانوں کے موڈ خراب کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ہر وقت کائیں کائیں کی آوازیں نکالتا رہتا ہے۔ کوئے جسامت کے لحاظ سے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ ان کی نظر بڑی تیز ہوتی ہے۔ بڑی دور سے بھانپ جاتے ہیں۔ کھانے اور نہانے کے سلسلے میں حفظانِ صحت کے اصولوں کا ذرا بھی خیال نہیں رکھتے۔ خوراک کی تلاش میں بہت دور نکل جاتے ہیں، مگر شام کو واپس آنا فرض سمجھتے ہیں۔ کو اب اور جی خانے کے پاس بہت خوش رہتا ہے۔ کہیں بندوق چلے تو کوئے اسے اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں کی تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں اور اس قدر شور مچاتا ہے کہ بندوق چلانے والا کئی مہینوں تک افسوس کرتا رہتا ہے۔

مصنف بلبل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بلبل ایک روایتی پرندہ ہے۔ جو ہر جگہ موجود ہے۔ ہمارے شعراء نے نہ بلبل دیکھی نہ اسے سنا اور بغیر دیکھے ہی ادب میں اس کا ذکر کر لیا۔ عام طور پر بلبل کو آہ و زاری کی دعوت دی جاتی ہے۔ پردوں کے بغیر یہ برائے نام بلبل رہ جاتی ہے۔ بلبل بہت سے موسیقاروں سے بہتر ہے۔ بے غرے راگ نہیں الاپتی۔ بلبل نقل مکانی نہیں کرتی کیونکہ یہ پہلے سے ہی ہر جگہ موجود ہوتی ہے۔

بھینس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بھینس موٹی اور خوش طبع ہوتی ہے۔ بھینسوں کی حسیں نہیں ہوتیں، سب ایک جیسی ہوتی ہیں۔ بھینس کا جسم موٹے انسانوں کے لئے باعثِ مسرت ہے۔ بھینس کے بچوں کی شکل تخیال اور دو خیال دونوں پر ہوتی ہے۔ بھینس جب چلتی ہے تو یہ پتہ چلانا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ آ رہی ہے کہ جا رہی ہے۔ بھینس دو کام بڑے شوق سے کرتی ہے۔ جھالی کرنا اور تالاب میں لینے رہنا۔ یہ اکثر حسرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاید کوئی سوچ بچار کر رہی ہے۔ اس کا حافظہ کمزور ہے۔ اسے کل کی بات یاد نہیں رہتی۔ اس لحاظ سے وہ انسان سے زیادہ خوش نصیب ہے۔ بھینس کے آگے بین بھانے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ بھینس موسیقی کا ذوق نہیں رکھتی۔

الو کے بارے میں مصنف لکھتے ہیں کہ یہ بردبار اور دانشمند ہے۔ لیکن پھر الو ہے۔ کھنڈروں میں رہتا ہے۔ الو کی حسیں حسیں بتائی جاتی ہیں۔ اگر ایک الو کو دیکھ لیا جائے تو باقی کو دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ روزمرہ کے الو کو یوم اور اس سے بڑے کو چھوڑ دیا جاتا ہے حالانکہ اصطلاحات بے وقوف انسانوں کے لیے مستعمل ہیں۔ الو دن بھر آرام کرتا ہے اور رات بھر بھونک رہتا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ الو تو ہی ٹوکا و خلیفہ پڑھتا ہے۔ مصنف کے مطابق اگر یہ سچ ہے تو معاشرے میں موجود خود پسندوں سے تو بہتر

ہے۔ جو اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں۔ مادہ اُلو اپنے بچوں کی خوب دیکھ بھال کرتی ہے۔ مگر جو نمی ان کی شکل اپنے ابا سے ملنے لگتی ہے تو گھر سے نکال دیتی ہے۔ اُلو کو بُرا بھلا کہنے سے گریز کرنا چاہئے۔

بلیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے معصفت لکھتا ہے کہ بلیوں کی کئی اقسام ہوتی ہیں۔ اس لئے عموماً ہر گھر میں پائی جاتی ہے۔ بلیوں کی آپس میں لڑائی بھی ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کا نوچنا ان کا مشغلہ ہے۔ بلی کتے میں ازلی رقابت پائی جاتی ہے۔ بلی برداشت نہیں کرتی کہ انسان کا کوئی وقار دوست ہو۔ یہ گھروں میں چوہوں کا صفایا کر دیتی ہیں۔ چوہے دفع ہو جائیں گے لیکن یہ وہیں رہ جائیں گی۔ بلی دوپہر کو آرام کرتی ہے، رات کا انتظار نہیں کر سکتیں۔ بعض اوقات سوئی بلی ادھر ادھر دیکھ کر چپکے سے غائب ہو جاتی ہے۔ اس سے باز پرس کی جائے تو خفا ہو جاتی ہے۔

مرکزی خیال:

مضمون نگار نے مزاحیہ انداز میں پرندوں اور جانوروں کی خصوصیات کے بارے میں بتایا ہے کہ پرندے اور جانور کس طرح علامت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ کوئے کے بارے میں انھوں نے لکھا ہے کہ صبح صبح موڈ خراب کرنے آجاتا ہے جو پہلے سے خراب ہوتا ہے۔ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے ذوق معنی فہرے ان کی تحریر کی جان ہیں۔ مزاح ہی مزاح میں مضمون نگار نے پرندوں کو تمثیل بنا کر معاشرے کے بعض لوگوں پر گہرا طنز کیا ہے۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: بلبلی ایک روایتی پرندہ ہے جو ہر جگہ موجود ہے۔ سوائے وہاں کے جہاں اسے ہونا چاہیے۔ اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ نے چڑیا گھر میں یا باہر بلبلی دیکھی ہے تو یقیناً کچھ اور دیکھ لیا ہے۔ ہم ہر خوش ٹکڑ پرندے کو بلبلی سمجھتے ہیں، قصور ہمارا نہیں ہمارے ادب کا ہے۔ شاعروں نے نہ بلبلی دیکھی ہے نہ اسے سنا ہے، کیونکہ اصلی بلبلی اس ملک میں نہیں پائی جاتی۔ سنا ہے کہ کوہ ہمالیہ کے دامن میں کہیں کہیں بلبلی ملتی ہے لیکن کوہ ہمالیہ کے دامن میں شاعر نہیں ہوتے۔

معصفت کا نام: شفیق الرحمان

سبق کا عنوان: مکی پرندے اور دوسرے جانور

حل لغت: خوش ٹکڑ: غریبی آواز۔ قصور: غلطی۔ کوہ ہمالیہ: ہمالیہ کا پہاڑ۔ دامن: کنارہ۔ دامن کوہ: پہاڑ سے ملا ہوا

میدان یاد ادا۔

سیاق و سباق:

مصنف بلبل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بلبل ایک روایتی پرندہ ہے۔ جو ہر جگہ موجود ہے۔ ہمارے شعراء نے نہ بلبل دیکھی نہ اسے سنا اور بغیر دیکھے ہی ادب میں اس کا ذکر کر لیا۔ عام طور پر بلبل کو آواز زری کی دعوت دی جاتی ہے۔ پروں کے بغیر یہ برائے نام بلبل رہ جاتی ہے۔ بلبل بہت سے موسیقاروں سے بہتر ہے۔ بے شرے راگ نہیں الاہتی۔ بلبل نقل مکانی نہیں کرتی کیونکہ یہ پہلے سے ہی ہر جگہ موجود ہوتی ہے۔

تشریح:

مصنف اس عبارت میں بلبل کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ بلبل ایسا پرندہ ہے جس کا نام حکایت میں شامل رہا ہے۔ اور اب بھی اسے روایتی پرندہ سمجھا جاتا ہے۔

مصنف کہتا ہے کہ اگر آپ نے چڑیا گھر میں یا اس کے آس پاس بلبل کو دیکھا ہے۔ تو یقیناً کچھ اور دیکھا ہو گا۔ ہماری یہ غلطی ہے ہم ہر شرابی آواز والے پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر غلط فہمی میں ہم سے زیادہ ہمارے ادب کا قصور ہے۔ ہمارے شعراء نے اصل بلبل دیکھا ہے نہ اسے سنا ہے۔ یوں ہی اسے ادب کا حصہ بنا ڈالا ہے۔ اصلی بلبل اس ملک میں نہیں پایا جاتا۔ عنا ہے کہ یہ پرندہ برصغیر پاک و ہند کے شمال میں واقع پہاڑی سلسلہ (کوہ ہمالیہ) میں موجود ہے۔ لیکن کوہ ہمالیہ کی وادیوں میں شاعر ہرگز نہیں ہوتے۔ اس لیے اسے ایک روایتی پرندے کے علاوہ کوئی اور نام نہیں دیا جاسکتا۔

حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) کوا اگر امر میں ہمیشہ کیا استعمال ہوتا ہے؟

جواب۔ کوا اگر امر میں ہمیشہ مذکر استعمال ہوتا ہے۔

(ب) پہاڑی کوا کتنا لمبا ہوتا ہے؟

جواب۔ پہاڑی کوا ڈیڑھ فٹ لمبا ہوتا ہے۔

(ج) بندوق چلے تو کونے کیا کرتے ہیں؟

جواب۔ کہیں بندوق چلے تو کونے اسے ذاتی توہین سمجھتے ہیں اور دفعتاً لاکھوں کی تعداد میں کونے آ جاتے ہیں۔ اس قدر

شور مچتا ہے کہ بندوق چلانے والا مہینوں بچتا رہتا ہے۔

(د) ہم ہر خوش گلو پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں۔ اس میں قصور کس کا ہے؟

جواب۔ ہم ہر خوش گو پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں، قصور ہمارا نہیں قصور ہمارے ادب کا ہے۔ شاعروں نے نہ بلبل دیکھی ہے نہ اسے سنا ہے کیونکہ اصلی بلبل اس ملک میں نہیں پائی جاتی۔

(و) بلبل کے گانے کی کیا وجہ ہے؟

جواب۔ ماہرین کا خیال ہے کہ بلبل کے گانے کی وجہ اس کی ممکن خاکی زندگی ہے۔

(و) بلبل بہت سے موسیقاروں سے کیوں بہتر ہے؟

جواب۔ بلبل بہت سے موسیقاروں سے اس لیے بہتر ہے ایک تو وہ گھٹے بھر کا الپ نہیں لیتی، بے سُر ہو جائے تو بہانے نہیں کرتی کہ ساز والے گئے ہیں آج گلا خراب ہے۔ آپ تنگ آجائیں تو اسے خاموش کر سکتے ہیں۔

(ز) بھینس کا مشغلہ کیا ہے؟

جواب۔ بھینس کا مشغلہ جگالی کرنا ہے یا تالاب میں لینے رہنا ہے۔

(ح) بھینس کس لحاظ سے انسان سے زیادہ خوش نصیب ہے؟

جواب۔ بھینس اس لحاظ سے انسان سے زیادہ خوش نصیب ہے کہ اس کا حافظہ کمزور ہے اسے کل کی بات آج یاد نہیں رہتی۔

(ط) اٹو کی کتنی قسمیں بتائی جاتی ہیں؟

جواب۔ اٹو کی ہیں قسمیں بتائی جاتی ہیں۔ مصنف کہتا ہے کہ میرے خیال میں پانچ جیسے قسمیں کافی تھیں۔

(ی) اٹو کو کون پسند کر سکتا ہے؟

جواب۔ اٹو کو وہی پسند کر سکتا ہے جو فطرت کا ضرورت سے زیادہ مددگار ہو۔

(س) اٹو کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت سے دلچسپی کیوں نہیں؟

جواب۔ اٹو کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ یہ سب بے سود ہے۔

(ص) بلی کتنے عرصے میں بدعائی جاسکتی ہے؟

جواب۔ بلی سال بھر میں بدعائی جاسکتی ہے۔ مگر سال بھر کی مشقت کا نتیجہ صرف ایک بدعائی ہوئی بلی ہوگا۔

۲۔ متن کو مد نظر رکھ کر درست جملوں پر (✓) کا نشان لگائیں۔

جواب۔ (الف) کدے کی نظر بڑی حیر ہوتی ہے۔ (✓)

(ب) کو اباورچی خانے کے پاس اُداس رہتا ہے۔ (x)

(ج) ہم ہر خوش گلو پر ندے کو بلبل سمجھتے ہیں۔ (✓)

(د) اُلوشمروں میں رہتا ہے۔ (x)

(و) ملی اور کتے کی رقابت مشہور ہے۔ (✓)

۳۔ دیے گئے الفاظ میں سے موزوں الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

جواب۔ (الف) کو اگر امر میں ہمیشہ مذکر استعمال ہوتا ہے۔ (فعل، زیادہ، مذکر، مونث)

(ب) کو اباورچی خانے کے پاس بہت مسرور رہتا ہے۔ (ہنوش، اداس، خوف زدہ، مسرور)

(ج) کو اگا نہیں سکتا اور کوشش بھی نہیں کر سکتا۔ (سمجھ، ہنس، دوڑ، گا)

(د) بلبل ایک روایتی پرندہ ہے۔ (پالتو، گھریلو، روایتی، عاشق مزاج)

(و) بھینس کی قسمیں نہیں ہوتیں، وہ سب ایک جیسی ہوتی ہیں۔ (ملی، بھینس، چڑیا، بلبل)

(ذ) بھینس کے بچے شکل و صورت میں تخیال اور دو خیال دونوں پر جاتے ہیں۔ (پاؤں، رنگ، بال، بچے)

(ز) اٹوئی بیس قسمیں بتائی جاتی ہیں۔ (ہیس، تیس، چالیس، چھ)

(ح) بلیوں کی کئی قسمیں بتائی گئی ہیں۔ (ان گنت، کئی، بہت کم، ناپائید)

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

جواب۔ صبح، سیاہ، تیز، اصلی، پکا، خراب، محبت، روشن

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
صبح	شام	پکا	کچا
سیاہ	سفید	خراب	صحیح
تیز	آہستہ	محبت	نفرت
اصلی	قلبی	روشن	تاریک

۵۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

تھوڑی دیر کا کر خاموش ہو جاتی ہے۔ جب آواز بے غری ہو جائے تو پہلے نہیں بھلی۔ اگر آپ اس کے گانے سے فک آجائیں تو
آپ اسے خاموش بھی کر سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے معصی نے اسے گانے والوں پر ترجیح دی ہے۔ یہ بہت بڑا گھر ہے جو معصی نے آج
کل کے موسیقی سے قطع رکھنے والے لوگوں پر کیا ہے۔

Topstudyworld

ہے۔ جو اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں۔ مادہ اُلو اپنے بچوں کی خوب دیکھ بھال کرتی ہے۔ مگر جو نمی ان کی شکل اپنے ابا سے ملنے لگتی ہے تو گھر سے نکال دیتی ہے۔ اُلو کو بُرا بھلا کہنے سے گریز کرنا چاہئے۔

بلیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے کہ بلیوں کی کئی اقسام ہوتی ہیں۔ اس لئے عموماً ہر گھر میں پائی جاتی ہے۔ بلیوں کی آپس میں لڑائی بھی ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کا نوچنا ان کا مشغلہ ہے۔ بلی کتے میں ازلی رقابت پائی جاتی ہے۔ بلی برداشت نہیں کرتی کہ انسان کا کوئی وقار دوست ہو۔ یہ گھروں میں چوہوں کا صفایا کر دیتی ہیں۔ چوہے دفع ہو جائیں گے لیکن یہ وہیں رہ جائیں گی۔ بلی دوپہر کو آرام کرتی ہے، رات کا انتظار نہیں کر سکتیں۔ بعض اوقات سوئی بلی ادھر ادھر دیکھ کر چپکے سے غائب ہو جاتی ہے۔ اس سے باز پرس کی جائے تو خفا ہو جاتی ہے۔

مرکزی خیال:

مضمون نگار نے مزاحیہ انداز میں پرندوں اور جانوروں کی خصوصیات کے بارے میں بتایا ہے کہ پرندے اور جانور کس طرح علامت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ کوئے کے بارے میں انھوں نے لکھا ہے کہ صبح صبح موڈ خراب کرنے آجاتا ہے جو پہلے سے خراب ہوتا ہے۔ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے ذوق معنی فہرے ان کی تحریر کی جان ہیں۔ مزاحیہ مزاح میں مضمون نگار نے پرندوں کو تمثیل بنا کر معاشرے کے بعض لوگوں پر گہرا طنز کیا ہے۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس: بلبل ایک روایتی پرندہ ہے جو ہر جگہ موجود ہے۔ سوائے وہاں کے جہاں اسے ہونا چاہیے۔ اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ نے چڑیا گھر میں یا باہر بلبل دیکھی ہے تو یقیناً کچھ اور دیکھ لیا ہے۔ ہم ہر خوش ٹکڑ پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں، قصور ہمارا نہیں ہمارے ادب کا ہے۔ شاعروں نے نہ بلبل دیکھی ہے نہ اسے سنا ہے، کیونکہ اصلی بلبل اس ملک میں نہیں پائی جاتی۔ سنا ہے کہ کوہ ہمالیہ کے دامن میں کہیں کہیں بلبل ملتی ہے لیکن کوہ ہمالیہ کے دامن میں شاعر نہیں ہوتے۔

مصنف کا نام: شفیق الرحمان

سبق کا عنوان: مکی پرندے اور دوسرے جانور

حل لغت: خوش ٹکڑ: غریبی آواز۔ قصور: غلطی۔ کوہ ہمالیہ: ہمالیہ کا پہاڑ۔ دامن: کنارہ۔ دامن کوہ: پہاڑ سے ملا ہوا

میدان یاد ادا۔

سیاق و سباق:

مصنف بلبل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بلبل ایک روایتی پرندہ ہے۔ جو ہر جگہ موجود ہے۔ ہمارے شعراء نے نہ بلبل دیکھی نہ اسے سنا اور بغیر دیکھے ہی ادب میں اس کا ذکر کر لیا۔ عام طور پر بلبل کو آواز زری کی دعوت دی جاتی ہے۔ پروں کے بغیر یہ برائے نام بلبل رہ جاتی ہے۔ بلبل بہت سے موسیقاروں سے بہتر ہے۔ بے شرے راگ نہیں الاہتی۔ بلبل نقل مکانی نہیں کرتی کیونکہ یہ پہلے سے ہی ہر جگہ موجود ہوتی ہے۔

تشریح:

مصنف اس عبارت میں بلبل کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ بلبل ایسا پرندہ ہے جس کا نام حکایت میں شامل رہا ہے۔ اور اب بھی اسے روایتی پرندہ سمجھا جاتا ہے۔

مصنف کہتا ہے کہ اگر آپ نے چڑیا گھر میں یا اس کے آس پاس بلبل کو دیکھا ہے۔ تو یقیناً کچھ اور دیکھا ہو گا۔ ہماری یہ غلطی ہے ہم ہر شرابی آواز والے پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر غلط فہمی میں ہم سے زیادہ ہمارے ادب کا قصور ہے۔ ہمارے شعراء نے اصل بلبل دیکھا ہے نہ اسے سنا ہے۔ یوں ہی اسے ادب کا حصہ بنا ڈالا ہے۔ اصلی بلبل اس ملک میں نہیں پایا جاتا۔ عنا ہے کہ یہ پرندہ برصغیر پاک و ہند کے شمال میں واقع پہاڑی سلسلہ (کوہ ہمالیہ) میں موجود ہے۔ لیکن کوہ ہمالیہ کی وادیوں میں شاعر ہرگز نہیں ہوتے۔ اس لیے اسے ایک روایتی پرندے کے علاوہ کوئی اور نام نہیں دیا جاسکتا۔

حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) کوا اگر امر میں ہمیشہ کیا استعمال ہوتا ہے؟

جواب۔ کوا اگر امر میں ہمیشہ مذکر استعمال ہوتا ہے۔

(ب) پہاڑی کوا کتنا لمبا ہوتا ہے؟

جواب۔ پہاڑی کوا ڈیڑھ فٹ لمبا ہوتا ہے۔

(ج) بندوق چلے تو کونے کیا کرتے ہیں؟

جواب۔ کہیں بندوق چلے تو کونے اسے ذاتی توہین سمجھتے ہیں، اور دفعتاً لاکھوں کی تعداد میں کونے آ جاتے ہیں۔ اس قدر

شور مچتا ہے کہ بندوق چلانے والا مہینوں بچتا رہتا ہے۔

(د) ہم ہر خوش گلو پرندے کو بلبل سمجھتے ہیں۔ اس میں قصور کس کا ہے؟

WANT TO **DOWNLOAD** **NOTES** OF ANY CLASS?

[Click Me to Download](#)
(I'll Bring You There)



**Top Study World is one of the best notes
providers in Pakistan for FREE!**